بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله رب العالمين و الصلاة و السلام علىٰ رسوله الامين اما بعد !

• اعتکاف، شب قدر • صدقہ فطر • اور عید الفطر کے احکام ومسائل

مرتب

مولانا ابو یاسر امین الرحمٰن عمری مدنی بن سعد اللہ باشا. کے

استاذ جامعہ محمدیہ منصورہ، بنگلور

ناشر:

جامعہ محمدیہ منصورہ، بنگلور - ۴۵

موبائل: 9945307635

اعتکاف

(1) اللہ تعالیٰ کا تقرب اور اس کی عبادت کی غرض سے مسجد میں رہنا اعتکاف کہلاتا ہے.

(2) رمضان وغیر رمضان میں کسی بھی دن اعتکاف کیا جا سکتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

(3) رمضان المبارک میں اعتکاف کرنا سب سے افضل ہے۔ (بخاری)

(4) رمضان میں اعتکاف سنت مؤکدہ ہے اور اس کی مدت دس دن ہے۔ (بخاری)

(5) اعتکاف کرنے والے کو چاہئے کہ اکیسویں رات شروع ہوتے ہی مسجد میں آجائے۔ رات بھر تلاوت قرآن اور نوافل وغیرہ میں مصروف رہے اور صبح نماز فجر ادا کر کے اپنے اعتکاف گاہ میں داخل ہو جائے۔ (اعتکاف کی مدت اکیسویں رات سے چاند نظر آنے تک ہے)۔ (مسلم)

(6) مردوں اور عورتوں کو اعتکاف مسجد میں ہی کرنا چاہئے۔ (البقرۃ:187)

(7) عورتیں ایسی مسجد کا انتخاب کریں جہاں امن اور پردے کا اہتمام ہو اور انہیں اپنے سر پرستوں کی اجازت حاصل ہو۔ (کتاب وسنت)

(8) معتکف کے لئے حالت اعتکاف میں کھانا، سر میں کنگھی کرنا، تیل لگانا، اور حاجات ضروریہ مثلاً پیشاب پاخانہ اور غسل کے لئے مسجد سے باہر نکلنا درست ہے۔ (بخاری)

(9) حالت اعتکاف میں بیمار پرسی کے لئے یا جنازے میں شریک ہونے کے لئے مسجد سے باہر جانا منع ہے۔ (ابوداؤد۔ح)

(10) حالت اعتکاف میں بیوی سے غیر ضروری باتیں، بوس وکنار اور ہمبستری منع ہے۔

(البقرہ:187۔ابوداود۔ص)

شب قدر

(1) شب قدر کی عبادت گذشتہ گناہوں کی مغفرت کا باعث ہے۔ (بخاری، مسلم)

(2) شب قدر میں یہ دعا پڑھنا مسنون ہے ﴿اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي﴾ ترجمہ: یا اللہ تو معاف کرنے والا ہے معاف کرنا پسند کرتا ہے لہذا مجھے معاف کردے۔ (ترمذی۔ص)

(3) شب قدر رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرنا چاہئے۔ (بخاری)

(4) شب قدر ہزار مہینوں (کی عبادت) سے بہتر ہے.(یعنی 83 سال 4 مہینے) (القدر:2)

صدقۂ فطر

صدقۂ فطر سے مراد ماہ رمضان کے ختم ہونے پر نماز عید سے پہلے فطرہ ادا کرنا ہے۔

صدقۂ فطر کا حکم

صدقۂ فطر واجب ہے۔ ﴿عن ابن عمر رضی الله عنهما قال فرض رسول الله صلى الله عليه و سلم زكاة الفطر﴾ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقۂ فطر فرض کیا ہے۔ (بخاری:1503 مسلم:2276)

صدقۂ فطر کن لوگوں پر واجب ہے؟

صدقۂ فطر ہر مسلمان پر واجب ہے جس کے پاس ایک دن اور ایک رات سے زائد کی خوراک اپنے اور زیر کفالت لوگوں کے لئے ہو، وہ اپنی طرف سے صدقۂ فطر ادا کرے اور ان لوگوں کی طرف سے بھی جن کا خرچ اس کے ذمے ہو، جیسے بیوی، بچے اور والدین وغیرہ. (الموسوعۃ الفقہیہ 162/3)

﴿عن ابن عمر رضی الله عنهما قال : امر رسول الله صلى الله عليه و سلم بصدقة الفطر عن الصغير و الكبير و الحر و العبد ممن تمونون﴾ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چھوٹے بڑے، آزاد اور غلام کی طرف سے جن کی خوراک تمہارے ذمے ہو، صدقۂ فطر کا حکم دیا ہے۔ (دار قطنی۔ص بحوالہ الوجیز صفحہ 224)

وضاحت: (☆) آج کل جو نوکر اجرت پر کام کرتے ہیں ان کی طرف سے صدقۂ فطر ادا کرنا مالک پر واجب نہیں۔ (فتاویٰ رمضان 907/2)

(☆) جمہور کے نزدیک ماہ رمضان کے آخری دن سورج غروب ہوتے ہی صدقۂ فطر واجب ہوتا ہے۔ لہذا جو اس سے پہلے پیدا ہو اس کی طرف سے بھی صدقۂ فطر ادا کیا جائے۔ بعد میں پیدا ہونے والے پر نہیں ہے۔ (توضیح الاحکام لابن بسام 76/3)

(☆) صدقۂ فطر کے واجب ہونے کے لئے نصاب زکاۃ کا مالک ہونا شرط نہیں ہے۔

(الوجیز 224)

(☆) جو شخص عذر کی وجہ سے رمضان کے روزہ چھوڑ دے اس کی طرف سے بھی صدقۂ فطر ادا کیا جائے

صدقۂ فطر کی مشروعیت کی حکمت

صدقۂ فطر کی مشروعیت کی دو حکمتیں ہیں۔ ﴿عن ابن عباس رضی الله عنهما قال

فرض رسول الله صلى الله عليه و سلم زكاة الفطر طُهرَةً للصائم من اللغو و الرفث و طُعمَةً للمساكين﴾ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقۂ فطر (1) روزہ دار کی بے کار بات اور فحش گوئی سے روزے کو پاک کرنے کے لئے اور (2) مساکین کو کھانا کھلانے کے لئے مقرر کیا ہے۔

(ابوداود **1606**، ابن ماجہ **1872**۔ ح)

صدقۂ فطر کن چیزوں سے نکالا جائے؟

﴿عن أبى سعيد الخدرى رضى الله عنه كنا نخرج زكاة الفطر صاعا من طعام أو صاعا من شعير أو صاعا من تمر أو صاعا من أقط أو صاعا من زبيب﴾

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم خوراک سے ایک صاع یا جو سے ایک صاع یا کھجور سے ایک صاع یا پنیر سے ایک صاع یا منقہ سے ایک صاع صدقۂ فطر میں نکالتے تھے۔ (بخاری: **1507**، مسلم **2250**)

ابن خزیمہ کی ایک صحیح روایت میں آٹے اور ستو کا بھی ذکر آیا ہے۔ (صفۃ صوم النبی صفحہ **103**)

وضاحت : احادیث میں مذکورہ چیزوں کے علاوہ جو بھی چیز غذا و خوراک کے طور پر استعمال کی جاتی ہو وہ صدقۂ فطر میں دی جاسکتی ہے جیسے چاول اور گیہوں وغیرہ۔ (فتاویٰ رمضان **913/2**)

کیا غلہ و اناج کے بدلے قیمت دی جاسکتی ہے؟

کسی بھی عبادت کے لئے دو شرطوں کا وجود ضروری ہے (۱) اخلاص (۲) اتباع سنت (تفسیر ابن کثیر **106/3**) جیسے نماز، یہ اسی وقت اللہ کے ہاں قابل قبول ہوتی ہے جب اس میں اخلاص پایا جائے اور وہ اسی طریقہ کے مطابق ادا ہوی ہو جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھ کر بتایا ہے صدقۂ فطر بھی ایک عبادت ہے جو خالص اللہ کے لئے ہونی چاہئے اور وہ ویسے ہی دیا جائے جیسے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام ادا کرتے تھے، عہد نبوت میں درہم و دینار اور کپڑوں وغیرہ کی موجودگی کے باوجود وہی چیز صدقۂ فطر میں دی جاتی رہی جو روزمرہ زندگی میں ان کے زیر استعمال تھی جیسے کھجور، پنیر، منقہ، اور گیہوں وغیرہ۔ **لہذا آج بھی وہی چیز صدقۂ فطر میں دینا چاہئے جو زیر استعمال ہو، قیمت دینا درست نہیں۔**

ایک مرتبہ امام ابوداود نے امام احمد بن حنبلؒ سے پوچھا کہ صدقۂ فطر میں قیمت دی جاسکتی ہے؟ تو امام احمد بن حنبلؒ نے جواب دیا ڈر ہے کہ قیمت سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے خلاف ہونے کی وجہ سے مقبول نہ ہو، امام احمد بن حنبل سے کہا گیا کہ فلاں عالم صدقۂ فطر میں قیمت قبول فرماتے تھے، تو انہوں نے جواب دیا کہ مجھے تعجب ہے ان لوگوں پر جو قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر فلاں فلاں کا حوالہ دیتے ہیں۔ (المغنی **53/54/4**)

صدقۂ فطر کی مقدار

زیر استعمال غلہ و اناج میں سے ایک صاع دیا جائے۔ جو (**2.176**) کیلوگرام ہے۔

مثال کے طور پر چار آدمیوں کا صدقۂ فطر **2.176X4=8.704** کیلوگرام ہوا۔

صدقۂ فطر کب دیا جائے؟

(1) صدقۂ فطر نماز عید کو نکلنے سے پہلے دیا جائے۔ عبداللہ بن عمر کی حدیث ہے﴿ان رسول الله صلى الله عليه و سلم اَمَرَ بِزَكاة الفِطرِ أن تؤدّى قَبل خُروجِ النّاسِ الى الصَّلاة﴾ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقۂ فطر کے متعلق حکم دیا کہ یہ نماز کے لئے نکلنے سے پہلے ادا کر دیا جائے۔ (بخاری **1509**، مسلم: **2285**)

(2) صدقۂ فطر عید سے ایک یا دو دن پہلے بھی دیا جاسکتا ہے۔

﴿عن نافع قال كان ابن عمر يعطيها الذين يقبلونها، و كانوا يعطون قبل الفطر بيوم أو يومين﴾ نافع سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ابن عمر صدقۂ فطر ان لوگوں کو دیتے تھے جو اس کو قبول کرتے تھے، اور وہ لوگ عید الفطر سے ایک یا دو دن پہلے ہی ادا کرتے تھے۔ (بخاری **1511**)

وضاحت : (☆) ہر بستی و محلہ کے لوگوں کا اپنے صدقات فطر کو اکٹھا کر کے مستحقین تک پہنچانے کے لئے اجتماعی نظم کرنا مسنون ہے۔

(☆) غلہ اور اناج کے ساتھ گوشت اور تیل وغیرہ کو بطور صدقۂ فطر دینا سنت سے ثابت نہیں۔

(3) بلا عذر تاخیر سے صدقہ فطر ادا کرنا جائز نہیں ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کے الفاظ ہیں۔ ﴿من اداها قبل الصلاة فهى زكاة مقبولة و من اداها بعد الصلاة فهى صدقة من الصدقات﴾ جس نے اسے نماز عید سے پہلے ادا کر دیا تو یہ قابل قبول زکاۃ (صدقہ فطر) ہوگی اور جس نے نماز کے بعد اسے ادا کیا تو وہ صرف صدقات میں سے ایک صدقہ ہی ہے۔ (ابوداود **1606**۔ ح)

وضاحت: اگر کوئی نماز عید سے پہلے صدقۂ فطر دینا بھول جائے تو وہ بعد میں ادا کر دے۔ اور

صدقۂ فطر کسی غائب محتاج شخص کے لئے اس وقت تک محفوظ رکھنا جائز نہیں ہے کہ نماز عید کا وقت ہی گذر جائے۔ (فتاوی رمضان **932,933/2**)

صدقۂ فطر کن لوگوں کو دیا جائے؟

(1) صدقۂ فطر غریب و فقیر مسلمان کو دیا جائے، جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں گذرا ﴿طعمةً للمساكين﴾ یعنی مساکین کے لئے کھانے کے طور پر۔ (ابوداود، ابن ماجہ۔ ح)

(2) صدقۂ فطر فقراء و مساکین کے علاوہ زکوٰۃ کے مستحق دیگر افراد کو دینا سنت سے ثابت نہیں

عیدالفطر

(1) عید کے دن غسل کرنا مستحب ہے۔ (ابن ماجہ۔ ح)

(2) عید کی نماز کے لئے نہ اقامت ہے اور نہ اذان۔ (مسلم)

(3) عیدگاہ میں عید کی دو رکعت کے علاوہ نہ پہلے نوافل ہیں اور نہ بعد میں۔ (بخاری، مسلم)

(4) عید کی نماز کا وہی وقت ہے جو نماز اشراق کا ہے۔ (ابوداود۔ ص)

(5) عیدالفطر کی نماز سے پہلے کچھ کھا کر نکلنا سنت ہے۔ (بخاری)

(6) بہترین کپڑے پہن کر عید کو جانا چاہئے۔ (بخاری)

(7) عید کی نماز کے لئے عیدگاہ میں عورتیں ضرور شریک ہوں حتی کے حائضہ بھی لیکن وہ جماعت سے علیحدہ رہیں اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوں۔ (بخاری، مسلم)

(8) عیدگاہ جس راستے سے جائیں، واپسی پر راستہ بدل لیں۔ (بخاری)

(9) اگر بارش وغیرہ ہو تو نماز عید مسجد میں ادا کی جائے گی۔ (بیہقی)

(10) نماز عید خطبہ سے پہلے پڑھنا چاہئے۔ (بخاری، مسلم)

(11) عیدگاہ جاتے وقت بلند آواز سے تکبیر کہیں۔ (بیہقی۔ ص)

(12) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے تکبیر کے یہ الفاظ مروی ہیں ﴿اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ﴾ (ابن ابی شیبہ۔ ص)

(13) پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے سات زائد تکبیریں اور دوسری رکعت میں قرأت سے پہلے پانچ زائد تکبیریں کہیں۔ (ابوداود۔ ص)

(14) عید کی پہلی رکعت میں (سورۃ الاعلیٰ) اور دوسری رکعت میں (سورۃ الغاشیہ) یا پہلی رکعت میں (سورۃ ق) اور دوسری رکعت میں (سورۃ القمر) پڑھیں۔ (مسلم)

وصلى الله علىٰ نبينا محمد

اللہ تعالیٰ اس شخص کو جزائے خیر عطا کرے جو اس فولڈر کو چھپوا کر تقسیم کرے